كل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الكافر لسب النبی او الشيخين او احدهما

ترجمہ

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر اس کی توبہ قبول نہیں ہے جو کسی نبی یا شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان میں سے کسی ایک کی گستاخی سے کافر ہو۔

(تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی، ص ۳۱۹)

کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور روڈ ناظر کالونی لاہور

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرُ لِسَبِّ النَّبِيِّ اَوِالشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا ۔ (تنویر الابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹)

سُیُوْفُ الْمُقَلِّدِیْنَ
عَلٰی
اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ
عَنْ حُکْمِ
ذِبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّیْنَ

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ، ناظر کالونی، شرقپور روڈ

فہرست

نام کتاب: ---------------- مرتد فرقوں کے ذبح کئے ہوئے جانور کا حکم شرعی

مؤلف: ---------------- مفتی غلام محمد بن محمد انور

طبع اول: ----------------

تعداد: ----------------

نظر ثانی: ---------------- مولانا محمد عباس کیلانی، مولانا محمد زمان

باہتمام ---------------- چوہدری محمد بخش

سنی کتب خانہ: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ نبویہ: دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ نوریہ رضویہ: کچا رشید روڈ، بلال گنج لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور اہل سنت و جماعت کے واسطے کھانا جائز ہے یا کہ نہیں۔

دلائل صافیہ اور کافیہ سے مسئلہ کے چہرے سے نقاب کشائی کی جائے۔ بینوا توجروا۔

حافظ محمد یونس نقشبندی

ناظم اعلیٰ: جامعہ عثمانیہ اہل بیت

کھوکھر ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الوہاب

نحمدہ ونصلی علی النبی المختار وعلیٰ آلہ وصحبہ الاخیار

دعوت انصاف

قارئین کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ انصاف فرمائیں کہ آیت کا غلط مطلب کرنا اور تفسیر رائے کے ساتھ کرنا کیا کفر نہیں ہے؟
آیت مذکورہ کا معنی یہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی بندگی نہ کر جو تجھے نفع دے سکے اور نہ ہی نقصان۔

عقیدہ اہلسنت

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدد گار ہیں۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ الآیۃ۔

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! تمہارا مدد گار نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان والے جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مومنین مدد فرماتے ہیں۔ تو پھر اللہ کے علاوہ فریاد کرنا شرک کیسا ہوا۔

عقیدہ کفریہ

اوضح البراہین

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا
(محمد بن عبدالوہاب)

عقیدہ کفریہ

اوضح البراہین ص ۱۰

میری لاٹھی محمد صلعم سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ اور محمد مر گئے ہیں انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا۔
ایسے عقائد کفریہ کا قائل کافر مرتد ہے۔ لہٰذا جو محمد بن عبدالوہاب کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کو کافر نہیں کہتے وہ بھی کافر مرتد ہیں۔

حقیقت کے چہرے سے پردے کا اُٹھانا

سعودی عرب الریاض دار الخلافہ سے مطبوعہ دارالسلام کی چھپی ہوئی کتاب "کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان"، حجاج کرام کو ہر سال تحفہ ملتی ہیں۔ اس کتاب میں محمد بن الوہاب نجدی اور اسماعیل قتیل نے متعدد کفریات تحریر کیے ہیں ایسی کتاب کے شائع کرنے والے اس کتاب کے مصنفین کو اپنا امام اور پیشوا ماننے والے کافر مرتد ہیں۔ اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے جیسا کہ ہم اس مسئلہ کو پہلے واضح کر چکے ہیں۔ الحاصل مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے وہابی کافر مرتد ہوئے جبکہ کافر اور مرتد لوگوں کو اپنا پیشوا مانتے ہیں

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے

قارئین کی خدمت میں انصاف کی اپیل ہے کہ انصاف فرمائیں کہ جب

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی عبدالوہاب نجدی اور دیگر عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کو کافر نہیں مانتے لہذا امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرے، مرتد ٹھہرے. اور جو انکو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور ایسے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ مردار ہے۔

بد مذہب کی شرکت سے قربانی ضائع

وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ میں کوئی ایک قربانی میں شریک ہو جائے تو سب کی قربانی ضائع ہو جاتی ہے. جیسا کہ ہدایہ ص ۴۴۹، ج ۴ مطبوعہ قرآن محل میں ہے۔

وَاِنْ کَانَ شَرِیْکُ السِّتَّۃِ نَصْرَانِیًّا اَوْ رَجُلًا یُرِیْدُ اللَّحْمَ وَلَمْ یُجْزِ عَنْ وَاحِدٍ مِنْھُمْ

اور اگر ۶ کا شریک کوئی نصرانی ہو یا ایسا شخص ہو جو گوشت چاہتا ہے تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی جائز نہیں ہو گی۔

تحقیق مسئلہ

عبارت مذکورہ سے مسئلہ واضح ہو گیا. مگر قارئین کی خدمت میں ہم مسئلہ کی تحقیق پیش کرتے ہیں تا کہ کوئی شبہ باقی نہ رہے. اصل مسئلہ یہ ہے. چھ ساتھیوں کے ساتھ ساتواں شریک نصرانی ہو یعنی ایسا شخص ہو جس کی طرف سے قربانی صحیح نہیں یا ایسا آدمی ہو کہ اس کی طرف سے قربانی تو صحیح ہو سکتی ہے. مگر اس کی نیت قربانی اور عبادت کی نہیں مثلاً وہ مسلمان ہے لیکن وہ قربانی کی

نیت نہیں رکھتا. بلکہ گوشت کھانے کے واسطے شریک ہے تو ساتوں میں کسی ایک کی بھی قربانی ہرگز جائز نہیں ہو گی. اس کی دلیل ملاحظہ فرمائیں. ہدایہ کے اسی صفحہ مذکورہ پر صاحب ہدایہ خود اس کی دلیل دیتے ہیں. ملاحظہ فرمائیں۔

لَاَنَّ النَّصْرَانِیَّ لَیْسَ مِنْ اَھْلِھَا وَکَذَا قَصْدُ اللَّحْمِ یُنَافِیْھَا وَاِذَا لَمْ یَصِحَّ الْبَعْضُ قُرْبَۃً وَالْاِرَاقَۃُ لَا تَتَجَزّٰی فِیْ حَقِّ الْقُرْبَۃِ لَمْ یَقَعِ الْکُلُّ اَیْضًا۔

اس لیے کہ نصرانی کو عبادت اور تقرب کی قابلیت نہیں ہے. اور اسی طرح گوشت کا ارادہ کرنا عبادت کے منافی ہے اور جب یہ صورت ہوئی کہ قربانی میں بعض عبادات واقع نہیں ہوئیں. اور خون بہا ایسی چیز نہیں کہ اس کی تقسیم ہو سکتی ہو تو پھر تمام سے عبادات واقع نہیں ہوا.

تشریح و تحقیق

خلاصۂ عبارت یہ ہے کہ خون بہانا ان دنوں (یعنی قربانی کے دنوں) میں ایک عبادت ہے تو یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک جانور کی قربانی میں کچھ خون بہانا بطور عبادت ہو. اور کچھ عبادت کے بغیر ہو تو یقیناً ایک خون بہانا ایک ہی طرح واقع ہو گا. اور یہ قاعدہ ہے کہ جب عبادت میں کچھ اخلاص نہ پایا جائے تو تمام عبادت بغیر اخلاص کے ہو جاتی ہے. لہذا یہ جانور بغیر قربانی کے صرف گوشت کے واسطے ذبح ہوا. لہذا اس کا گوشت